ٹیلیفون نمبر ۳۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۸

روزنامہ

الفضل

قادیان

خاص نمبر ۲ خطبہ

قیمت سالانہ اٹھارہ روپے ۔ ماہوار ڈیڑھ روپیہ

جلد ۳۵ | ۱۶ ماہ احسان ۱۳۲۶ ھش | ۲۵ رجب ۱۳۶۶ھ | ۱۶ جون ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۴۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۵ ماہ احسان ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ½ ۶ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت تو اچھی ہے۔ البتہ کسی قدر ضعف کی شکایت ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ آج بعد نماز مغرب تا عشاء حضور مجلس میں رونق افروز ہو کر حقائق و معارف بیان فرماتے رہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت تاحال ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

محترمہ بیگم صاحبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کی طبیعت چند روز سے بہت خراب ہے، دعائے صحت کی جائے۔

خطبہ جمعہ

دُعائیں کرو دُعائیں کرو اور دُعائیں کرو

تمام احمدی بالغ مرد اور عورتوں کو تہجد کے لئے اٹھنا چاہیئے

سیاسی راہنماؤں کو اس طرح سمجھوتہ کر لینا چاہیئے کہ ایک علاقہ سے دوسرے علاقہ میں جانے کے لئے پاسپورٹ کی ضرورت نہ پڑے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۱۳ جون ۱۹۴۷ء

مرتبہ:- مولوی عبد العزیز صاحب مولوی فاضل

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

آج کل ہمارے ملک پر ابتلا کے بعد ابتلا آ رہا ہے۔ اور ہر آنے والا معاملہ پہلے کی نسبت زیادہ سنگین اور شدید صورت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ اس وقت

تقسیم ملک کا سوال

درپیش ہے۔ اور اس کے متعلق جس جس رنگ میں تجویزیں پیش ہو رہی ہیں۔ ان کو دیکھتے ہوئے ڈر لگتا ہے کہ ہمارا ملک کہیں ایسی شکل نہ اختیار کر جائے جیسا کہ ہزار پائے کے پاؤں ہوتے ہیں۔ اگر خدانخواستہ ملک کے چھوٹے چھوٹے حصے کر دیئے گئے۔ تو کوئی حصہ بھی آزادی کے ساتھ ترقی نہیں کر سکے گا۔ اگر یہی جوش و خروش رہا۔ تو ملک کا چھوٹے چھوٹے حصوں میں تقسیم ہو جانا کوئی بعید از قیاس بات نہیں۔ پھر اگر ملک کے ایک حصہ سے دوسرے حصہ میں جانے کے لئے

پاسپورٹ کی شرط

لگا دی گئی۔ تو اس کی ایسی ہی شکل بن جائیگی۔ جیسا کہ سنگل کا رہنے والا آدمی بمبئی جانے کے لئے پاسپورٹ حاصل کرے۔ یا بمبئی کا رہنے والا آدمی سنگل جانے کے لئے پاسپورٹ حاصل کرے اور یہ صورت حال قیدیوں سے بھی بدتر ہو گی۔ قیدی تو شہر میں سے کچھ تھوڑے سے افراد ہوتے ہیں۔ تمام کے تمام لوگ جرائم کا ارتکاب نہیں کرتے لیکن اس صورت میں تو سب لوگ ہی قیدی بن جائینگے۔ سیر کرنے کے لئے اگر کوئی شخص گھر سے نکلے گا۔ تو ابھی اس کی ٹانگیں بھی نہیں کھلی ہونگی۔ اور اسے پسینہ بھی نہیں آیا ہو گا۔ کہ پولیس اسے آ کر گھیر لے گی۔ اور کہے گی کہ آپ

غیر ملک میں

داخل ہو گئے ہیں۔ پاسپورٹ دکھائیں اس قسم کے حالات ہر انسان کے لئے مشکلات کا باعث بنیں گے۔ اور پھر ہمارے لئے تو تبلیغ کے رستے میں بہت زیادہ مشکلات پیدا ہو جائینگی۔ درحقیقت تقسیم ایسے رنگ میں ہونی چاہیئے۔ کہ

ملک کے باشندوں کے لئے

آرام دہ اور نفع مند ثابت ہو لیکن جیسا کہ میں نے اس سے قبل کئی دفعہ بتایا ہے ۔۔ ان باتوں میں ہمارا کوئی دخل نہیں۔ کیونکہ ہم تو ایک اقلیت ہیں۔ اور فیصلہ اکثریت نے کرنا ہے۔ ہم تو

نصیحت کے طور پر

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔

ایک بات بیان کر دیتے ہیں۔ ورنہ ہم اس بات کو چلانے کے لئے اپنا وقت اور مال استعمال نہیں کرتے۔ ہم جو بات سیاسی مشورہ کے طور بیان کرتے ہیں۔ وہ محض لوگوں کی بہتری اور بہبودی کے لئے بیان کرتے ہیں۔ ورنہ سیاسی طور پر ہم اسے جاری نہیں کر سکتے۔ کیونکہ اگر ہماری جماعت سیاسی کاموں میں لگ جائے۔ تو دین کا خانہ خالی رہ جائے۔ اور مذہب کا پہلو کمزور ہو جائے۔ ان حالات میں ہمارے لئے

صرف ایک ہی صورت

رہ جاتی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ہم اللہ تعالےٰ سے دن رات دعائیں کریں۔ جیسا کہ آج تک ہماری جماعت ایسے نازک موقعوں پر ہمیشہ دعائیں کرتی رہی ہے۔ اور اکثر اوقات اللہ تعالےٰ نے ہماری جماعت کی دعاؤں کو قبول فرمایا ہے۔ یہ موقع بھی نہایت ہی نازک مواقع میں سے ہے۔ اس لئے تمام جماعت کو التزام کے ساتھ یہ دعا کرنی چاہیئے۔ کہ اللہ تعالےٰ ہمارے ملک کو ان

ناقابل برداشت

فتنوں سے بچائے۔ عام طور پر ہمارے ملک کے لوگ جغرافیہ سے ناواقف ہیں۔ اور اس وجہ سے وہ ایسی باتوں کو کوئی خاص اہمیت نہیں دیتے۔ اب بھی جو صورت حالات پیدا ہونے والی ہے۔ آپ لوگ اس کا اندازہ نہیں لگا سکتے۔ کیونکہ آپ لوگوں کی آنکھوں کے سامنے نقشے نہیں۔ لیکن میری آنکھوں کے سامنے سب نقشے ہیں۔ اور میں دیکھ رہا ہوں۔ کہ کس میدان میں لڑائی لڑی جا رہی ہے۔ اگر اس قسم کے خطرناک اقدام کئے گئے۔ تو اس سے دونو فریق ہی نقصان اٹھائیں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ملک کے

بٹوارے سے زیادہ مصیبت

ان حدبندیوں کی وجہ سے پیدا ہوگی۔ اور ملک کی آزادی پہلی غلامی سے بھی بدتر ہوگی۔ اتحاد اور بٹوارے کا عوام الناس پر کوئی خاص اثر نہیں پڑتا۔ کیونکہ وہ تو محکوم ہوتے ہیں۔ اور کسی نہ کسی حاکم کے ماتحت ان کو رہنا ہی پڑتا ہے۔ اگر ایک انگریز ڈپٹی کمشنر ہوگا۔ تو اس کے سامنے بھی ان کو سر جھکا کر چلنا پڑیگا۔ اور اگر کوئی ہندوستانی ڈپٹی کمشنر ہوگا۔ تو اس کے سامنے بھی ان کو سر جھکا کر چلنا پڑیگا۔ اس لحاظ سے ان میں کوئی احساس پیدا نہیں ہوتا۔ کہ ہندوستانی حاکم ہے یا انگریز حاکم ہے۔ پس حکومتوں کی تبدیلی عوام الناس پر اتنی اثر انداز نہیں ہوتی۔ جتنی کہ

سرحدوں کی تبدیلی

ان پر اثر انداز ہوتی ہے۔ اس قسم کے بٹوارے کی مثال ایسی ہی ہے۔ جیسا کہ دو ہاتھوں کی انگلیوں کو آپس میں پیوست کر دیا جائے۔ یا دو کنگھیوں کے پنجوں کو آپس میں پیوست کر دیا جائے۔ اور اس حالت میں ہر میل دو میل کے بعد ایک سفر کرنے والے سے پاسپورٹ مانگا جائے گا۔ کہ آپ اب غیر علاقہ میں داخل ہوئے ہیں۔ اس ملک کے قواعد اس قسم کے ہیں۔ آپ ان کی پابندی کریں۔ یہ کیسی

خطرناک صورت حالات

ہے۔ میرے نزدیک تو پہلے تمام سوالوں سے یہ سوال زیادہ خطرناک ہے۔ اور اس قسم کے حالات سب قوموں کے لئے مشکلات پیدا کریں گے۔ اس وقت تو جوش میں آکر سب کہتے ہیں کہ ہم زمین کا ایک ایک ٹکڑا ابھی وصول کئے بغیر نہیں رہیں گے۔ لیکن اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو جو صورت اب پیدا ہونے والی ہے۔ اس کی نہ سکھ تاب لا سکیں گے۔ نہ ہندو تاب لا سکیں گے۔ نہ مسلمان تاب لا سکیں گے۔ اور نہ ہی اچھوت تاب لا سکیں گے۔ ہر ایک کے لئے

مصیبتوں کا دروازہ

کھل جائیگا۔ پس ان تمام حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہماری جماعت کو خصوصیت کے ساتھ دعائیں کرنی چاہئیں۔ بلکہ تمام بالغ مرد اور عورتوں کو

تہجد

کے لئے اٹھنا چاہیئے۔ اور اگر زیادہ نہیں۔ تو دو نفل ہی پڑھ لینے چاہئیں۔ اور جو مرد اور عورتیں اس سے پہلے تہجد نہیں پڑھتے۔ انہیں باقاعدگی کے ساتھ تہجد پڑھنی شروع کر دینی چاہیئے۔ اور

نہایت تضرع اور عاجزی

کے ساتھ اللہ تعالےٰ سے یہ دعا کرنی چاہیئے۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے ان مشکلات کا حل پیدا کرے۔ اور یہ مصیبت ہمارے ملک کے لئے باعثِ رحمت بن جائے۔ سینکڑوں سالوں کی غلامی کے بعد آزادی کی نعمت ہمارے ملک کو عطا کی جا رہی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ بجائے آزادی سے فائدہ اٹھانے کے ہمارا ملک نئی نئی مصیبتوں میں مبتلا ہو جائے۔ انگریزی میں

ایک ضرب المثل

ہے کہ کڑاہی سے گرا اور چولھے میں پڑا۔ اگر ملک کو اس قسم کی آزادی ملنے والی ہے۔ تو اللہ تعالےٰ اس سے بچائے۔ کہ ایک انسان آزادانہ طور پر سانس بھی نہ لے سکے۔ اور وہ گھبرا کر یہ کہہ اٹھے۔ کہ اس آزادی سے تو وہ پہلی غلامی ہی ہزار درجہ بہتر تھی۔ اس نازک موقع پر

سیاسی کارفرماؤں کو

بھی نہایت ہی عقل اور سمجھ کے ساتھ قدم اٹھانا چاہیئے۔ اور لوگوں کی تکالیف کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ تمام پارٹیوں کے سیاسی منشاء تو پورے ہو گئے۔ یعنی ہندوؤں کی بھی من مانی مرادیں بر آئی ہیں۔ اور مسلمانوں کو بھی علیحدہ حصہ مل گیا۔ اور سکھوں کی بھی یہ خواہش بر آئی کہ ہم مسلمان علاقہ کو بٹوا کر چھوڑیں گے۔ اب ان سب پارٹیوں کو چاہیئے کہ وہ آپس میں آزادانہ طور پر ملک کی بہتری کے لئے

ایسا سمجھوتہ

کریں۔ جس سے ہر قوم کی الگ حیثیت بھی قائم رہے اور شہریت کے حقوق بھی سب کو حاصل ہو جائیں۔ ماتحت اور مغلوب قوم سے سمجھوتہ کرنے کا اور طریق ہوتا ہے۔ اور ایک برابر کی اور آزاد قوم سے سمجھوتہ کرنے کا اور طریق ہوتا ہے۔ پس اب جبکہ دونوں قومیں آزاد ہو گئی ہیں۔ وہ آپس میں معاہدہ کر لیں کہ وہ حکومت کے لحاظ سے بیشک الگ الگ ہونگی۔ لیکن

شہریت کے حقوق

تمام علاقوں کے افراد کو ایک دوسرے کے ملک میں حاصل ہوں گے۔ اس طرح امید کی جا سکتی ہے۔ کہ آہستہ آہستہ پہلے جیسی حالت پیدا ہو جائیگی۔ اور دونوں قومیں آپس میں مل بیٹھیں گی۔ پچھلی جنگ میں جب فرانس کو شکست ہوئی۔ تو حکومت برطانیہ نے فرانس کو یہ پیشکش کی۔ کہ

برطانیہ اور فرانس

کے شہری حقوق ایک ہونگے حالانکہ برطانیہ اور فرانس ایسے ممالک ہیں۔ جن کی زبانیں الگ الگ ہیں اور بعض اوقات وہ آپس میں برسرِ پیکار بھی رہی ہیں۔ لیکن ایک نازک موقع پر برطانیہ نے فرانس کو شہریت کے حقوق کی پیشکش کی۔ اسی طرح اب ہندوستان میں بھی ہو سکتا ہے۔ کہ

حکومتیں

آپس میں یہ فیصلہ کر لیں۔ کہ ہماری حکومتیں بے شک آزاد ہونگی۔ لیکن ایک مشرقی بنگال کے رہنے والے کو مغربی بنگال میں وہی حقوق حاصل ہوں گے۔ جو وہاں کے باشندوں کو حاصل ہیں۔ اور اسے مغربی بنگال کا باشندہ ہی تصور کیا جائیگا۔ اسی طرح مغربی بنگال والے کو مشرقی بنگال میں وہی شہریت کے حقوق حاصل ہونگے جو مشرقی بنگال والے کو حاصل ہیں۔ اور مشرقی پنجاب والے کو مغربی پنجاب میں وہی شہریت کے حقوق حاصل ہوں گے۔ جو مغربی پنجاب میں رہنے والے کو حاصل ہیں۔ اور مغربی پنجاب والے کو پوربی پنجاب میں وہی شہریت کے حقوق حاصل ہوں گے۔ جو پوربی پنجاب میں رہنے والے کو حاصل ہیں۔ اور

ایک علاقہ سے دوسرے علاقہ میں

جانے کے لئے پاسپورٹ وغیرہ کی ضرورت نہیں ہوگی۔ اور ہر آدمی کو جائیداد اور تجارت کے معاملہ میں آزادی ہوگی۔ اگر یہ طریق اختیار کیا جائے۔ تو امید کی جا سکتی ہے۔ کہ ملک میں اتحاد کی رو چل جائے۔ اور دلوں میں مل بیٹھنے کی خواہش پیدا ہو۔ اور ہمارا ملک ایک نام والا اور ایک کام والا بن جائے۔ پس

دعائیں کرو۔ دعائیں کرو

اور دعائیں کرو۔ اگر آپ لوگوں کو خود ان باتوں کی اہمیت کا پوری طرح احساس نہیں۔ تو ایک ایسے شخص کے بتانے پر جو ان حالات کی اہمیت کو خوب سمجھتا ہے۔ بیدار اور ہوشیار ہو جاؤ۔ اور وقت پر اپنے مولا کے حضور گر جاؤ۔ اگر ہم اقلیت میں ہیں تو اللہ تعالےٰ کے پاس تو

سب طاقتیں

ہیں۔ اگر ہم بے بس اور بے کس ہیں تو اللہ تعالےٰ تو بے بس اور بے کس نہیں۔ وہ چاہے تو ملک کے فیصلے کرنے والوں کو عقل اور سمجھ دے سکتا ہے۔ کہ وہ ملک کا بٹوارہ ایسے طور پر کریں۔ کہ ملک میں بجائے تفرقہ اور شقاق کے اتفاق اور اتحاد قائم ہو

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی

مجلس علم و عرفان

غیب میں برکات

مرتبہ چوہدری منیر احمد صاحب وینس

قادیان ۱۰ ماہ احسان آج بعد نماز مغرب سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مجلس میں رونق افروز ہو کر جو اہم انور ارشاد فرمائے ان کا ملخص اپنے الفاظ میں پیش کیا جاتا ہے

اللہ تعالےٰ نے غیب پر پردہ ڈال کر انسان کے لئے دو برکتیں رکھ دی ہیں۔ ایک تو غیب غیب کی حالت میں انسان کے لئے برکت کا موجب ہوتا ہے۔ اور دوسرے غیب کشف کی حالت میں انسان کے لئے برکت کا موجب ہوتا ہے۔ درحقیقت اگر غور سے کام لیا جائے تو انسان کی ساری زندگی جدوجہد سے تعلق رکھتی ہے اس کے بغیر انسانی زندگی کی کوئی حقیقت نہیں مگر ساری زندگی کی بنیاد ہی غیب پر ہے مثلاً ایک طالب علم رات اور دن محنت شاقہ کرتا۔ اور ہر جماعت میں امتیازی مدارج حاصل کرتا ہے۔ لیکن جب اس کی عمر پندرہ سال کو پہنچتی ہے وہ کسی حادثہ کے نتیجہ میں اچانک مر جاتا ہے۔ اور اس کی ساری محنت رائگاں چلی جاتی ہے۔ اب بظاہر اس کی محنت بے نتیجہ ثابت ہوتی ہے لیکن اس کی وجہ سے دوسروں کو جو فائدہ پہنچا۔ وہ اس کی ذات کے فائدہ سے بہت اہم ہے۔ اس کی محنت کو دیکھ کر دوسروں کے دلوں میں بھی محنت کا شوق پیدا ہوتا ہے۔ اور اس کی کامیابی کو دیکھ کر دوسروں کے دلوں میں بھی کامیابی کے حصول کے لئے شوق پیدا ہوتا ہے۔ اور یہ ایک بہت بڑا فائدہ ہے جو اس کی وجہ سے دوسرے طالب علموں کو حاصل ہوتا ہے۔ اگر اسے غیب کا علم ہوتا۔ اور وہ جانتا کہ پندرہ سال کی عمر میں میں مر جاؤں گا۔ تو وہ کبھی مشقت برداشت نہ کرتا۔ اور اس طرح اس کی قربانی اور محنت سے دوسروں کو جو فائدہ پہنچ سکتا تھا۔ اس سے وہ محروم رہ جاتے۔ پس بے شک ایک شمع بجھ گئی۔ لیکن اس امر سے کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا کہ اس کی روشنی سے سینکڑوں تاریک دل بھی منور ہو گئے

اسی طرح اگر اس طالب علم کے والدین کو علم ہوتا کہ پندرہ برس کی عمر میں اس نے مر جانا ہے۔ تو اپنی طبعی موت سے پہلے ہی وہ اس کے غم سے مر جاتے۔ لیکن آئندہ کے متعلق نہ جاننا مسلسل پندرہ سال تک ان کی غیر معمولی مسرت و شادمانی کا موجب بنا رہا۔ اسی طرح اگر انسان کو غیب کا پتہ ہوتا۔ اور دوسرے کے دل کی بات کا اسے علم ہو جایا کرتا تو دنیا سے امن ہی اٹھ جاتا۔ سینکڑوں مرتبہ انسان کے دل میں دوسرے کے متعلق برے سے خیالات آتے ہیں۔ اگر ان خیالات کا فوراً دوسرے کو علم ہو جایا کرتا۔ تو بات بات پر عداوت پیدا ہو جاتی۔ اور امن مفقود ہو جاتا۔

غرض دنیا کا تمام کارخانہ غیب پر چل رہا ہے۔ تجارت کو ہی دیکھیں تو معلوم ہو گا کہ علم غیب کے بغیر تجارت ایک دن کے لئے بھی نہیں چل سکتی تھی۔ اگر یہ علم ہوتا کہ مال آئندہ سستا ہو جائیگا تو کون خریدتا۔ یا علم ہوتا کہ مہنگا ہو جائے گا تو لوگ خرید کر اپنے گھر میں بیٹھتے۔ اور تجارت تباہ ہو جاتی۔

پس دراصل دنیا کا سارا نظام غیب پر چل رہا ہے۔ لیکن اس کے برعکس مذہب کا سارا کام کشف غیب پر چل رہا ہے۔ اللہ تعالےٰ اپنے برگزیدہ بندوں کو وحی و الہام کے ذریعہ آئندہ ہونے والے واقعات سے کثرت سے اطلاع دیتا ہے۔ اور لوگوں کا ایمان روز افزوں ترقی کرتا رہتا ہے۔ دراصل دین بھی وہی سودمند ہوتا ہے۔ جس کی بنیاد غیب پر ہو۔ حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کی قربانیوں کی قدر اسی وجہ سے ہے۔ کہ انہوں نے نتائج سے بے نیاز ہو کر قربانیاں کیں۔ انہیں اگر علم ہو جاتا۔ کہ آج کی قربانیوں کے بدلہ میں ہمیں اس قدر فضائل حاصل ہوں گے۔ تو ان کی قربانیوں کی کوئی وقعت نہ ہوتی۔ بلکہ وہ محض سودا بازی ہوتی۔

چونکہ ان کی قربانیاں محض اللہ تعالےٰ کے لئے تھیں۔ خدا تعالےٰ کی غیرت نے گوارا نہ کیا کہ وہ لوگ جو میری خاطر کام کرتے ہیں میں ان کے کام کو ضائع کر دوں۔ اسی طرح اگر ابوجہل کو اپنے برے انجام کا پتہ ہوتا۔ تو وہ شاید حضرت ابوبکرؓ سے بھی پہلے بیعت کر لیتا۔ لیکن ایسا نہ ہوا۔ کیونکہ اسے غیب کا علم نہ تھا۔ پس ہم کہہ سکتے ہیں کہ ابوجہل کو ابوجہل غیب نے بنایا۔ اور ابوبکرؓ کو ابوبکر غیب نے بنایا لیکن کشف غیب بھی بہت اہم چیز ہے صحابہؓ کی بے نظیر قربانیاں کشف غیب کی وجہ سے ہی تھیں۔ وہ اللہ تعالےٰ اور آخرت کو اپنی روحانی آنکھ سے دیکھ چکے تھے۔ اور اللہ تعالےٰ سے ملنے کی خواہش ان کے دل میں ہر وقت موجزن رہتی تھی۔ چنانچہ جب صحابہؓ میں سے کوئی شہید ہوتا تو اکثر ان کی زبان پر یہ کلمہ جاری ہوتا کہ فزت و رب الکعبۃ خدا کی قسم میں کامیاب ہو گیا۔

پس تمام دنیوی ترقیات غیب کی وجہ سے ہیں۔ اور تمام روحانی ترقیات کشف غیب کی وجہ سے

وقف جائداد و آمد کے وعدوں کی میعاد

۳۰ جون تک بڑھا دی گئی ہے

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے حفاظت مرکز کے چندوں (وقف جائداد۔ وقف آمد) کے وعدے کرنے اور فہرستیں ارسال کرنے کی میعاد ۳۰ جون ۱۹۴۷ء تک بڑھا دی ہے جن جماعتوں نے ابھی تک مکمل فہرستیں نہیں بھیجیں۔ وہ فوری طور پر اس طرف توجہ کریں۔ اور جلد سے جلد فہرستیں ارسال کرنے کی کوشش کریں ٭

یوم سیرۃ النبیؐ

یوم سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تاریخ ۲۹ جون ۱۹۴۷ء مطابق ۱۳۲۶ ہش مقرر ہے

ناظر دعوۃ و تبلیغ

۱۱ ماہ احسان ۱۳۲۶ ہش

نماز کے آداب

ورثہ کی تقسیم

(مرتبہ:- چوہدری منیر احمد صاحب بینس)

فرمایا:- پہلے تو میں دوستوں کو اس امر کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ کہ نماز کے آداب کو ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ میں نے جب سلام پھیرا تو دیکھا کہ لاؤڈ سپیکر پر کام کرنے والا اسے ٹھیک کر رہا ہے۔ اور اس نے نماز نہیں پڑھی۔ گویا نماز اس کے نزدیک ایک فضول چیز ہے۔ اول تو نمازیوں کو ہی چاہیئے تھا۔ کہ وہ اسے گردن سے پکڑ کر باہر نکال دیتے۔ تاکہ اس سے دوسروں کی نماز خراب نہ ہوتی۔ اسی طرح بعض لوگ پہرہ پر کھڑے رہتے ہیں۔ اس کے متعلق بھی یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ آیا آجکل اس کی ضرورت بھی ہے کہ نہیں۔ بہرحال اس کے متعلق شریعت نے اجازت دی ہے۔

پھر میں نے دیکھا ہے۔ کہ جب میں جانے لگتا ہوں تو نماز پڑھنے والوں کو دھکے دیئے جاتے ہیں۔ جو سراسر ناجائز ہے۔ اگر کوئی اشد مجبوری ہو۔ مثلاً مجھے فوری طور پر جانا ہو۔ تو الگ بات ہے۔ اس صورت میں تو ایسا کرنا جائز ہوگا۔ لیکن عام حالات میں اسکی کیا ضرورت ہے۔ خدا تعالےٰ نے مجھے زبان دی ہے۔ میں خود پوچھ سکتا ہوں۔ کہ رستہ ہے کہ نہیں۔ میں توقف بھی کر سکتا ہوں۔ مگر رستہ بنانے کے لیے نمازیوں کو دھکے مارنا نہایت ہی قبیح فعل ہے۔ جب ضرورت ہو۔ مثلاً کوئی امور ضروریہ وغیرہ لاحق ہوں۔ تو پھر خلیفہ کا کیا سوال ہے۔ ہر شخص ہی صفوں کو چیرتا اور گردنوں کو پھاندتا ہوا جا سکتا ہے۔ لیکن بغیر ضروری کام کے مناسب نہیں۔ اسی طرح پہرہ کے متعلق بھی میں سمجھتا ہوں۔ کہ یہ اس طریق پر نہ ہونا چاہیئے۔ جس سے شور ہو اور نمائش ظاہر ہو۔ بلکہ پہرہ داروں کو پیچھے کھڑے ہونا چاہیئے۔ اور آج کل تو حالات بہت مختلف ہو چکے ہیں۔ اس قسم کا خطرہ نہیں۔ جیسا کہ احرار وغیرہ کے زمانہ میں تھا۔ پہرہ کے لئے یہ بھی ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ اسی حکمت کو مدنظر رکھتے ہوئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حکم دیا ہے۔ کہ پہلی صف میں ان لوگوں کو کھڑا ہونا چاہیئے۔ جو امامت کے مستحق ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں مخلصین اسی طرح آپؑ کی حفاظت کرتے تھے۔ وہ بہت پہلے مسجد میں آجاتے۔ اور حضور علیہ السلام کی حفاظت کے خیال سے صف اول میں بیٹھ جاتے۔ اس طرح کسی دوسرے کو آگے بڑھنے کی جرأت نہ ہوتی۔

اس کے بعد ورثہ کے متعلق جسے میں نے کل بیان کیا تھا۔ بعض سوالات کا جواب دینا چاہتا ہوں۔ جو ایک عزیز نے دریافت کئے ہیں۔ مثلاً بعض ایسی جائدادیں ہیں جو صرف بڑے بیٹے کو ہی ملتی ہیں۔ یعنی نوابی وغیرہ۔ قانوناً بڑے بیٹے کے سوا کسی اور کو نہیں مل سکتی۔ تو کیا اس صورت میں بڑا لڑکا والد کی دوسری جائیدادوں میں بھی وارث ہوگا؟

اس صورت میں ہم ورثہ کو ان مستحقین کے مابین تقسیم کرنے کی کوشش کریں گے۔ جن کا قرآن و حدیث نے ذکر کیا ہے۔ اور بڑے لڑکے نے جس قدر جائیداد حاصل کی ہے۔ اسے اس کے حصہ سے منہا کر دیں گے۔ اگر جاگیر کی جائیداد زیادہ ہو۔ اور منہا نہ ہو سکتی ہو۔ تو پھر مجبوری ہے۔ کیونکہ قانون اسے دلاتا ہے۔ پھر بعض جائیدادیں ایسی ہیں۔ جو صرف بڑے لڑکے کو ہی مل سکتی ہیں۔ ان کی وجہ سے وہ جدی جائیداد سے محروم نہ ہوگا۔ کیونکہ یہ اسے والد کی وجہ سے نہیں ملی۔ بلکہ حکومت نے براہِ راست اسے دی ہے۔

پھر ایک جائیداد ایسی ہے۔ جو مختلف ممالک مثلاً برطانیہ اور جرمنی میں ہے۔ اور وہ دونوں متحارب ہیں اور ایک دوسرے کی جائیداد کے وارث نہیں ہو سکتے۔ تو اس صورت میں جو ورثا جرمنی میں ہونگے۔ وہ جرمنی کی جائیداد کے مالک ہوں گے۔ اور جو برطانیہ میں ہونگے وہ وہاں کی جائیداد کے۔

پھر ایک اور صورت یہ ہو سکتی ہے۔ کہ کسی ملک کا ایسا قانون ہو کہ جو بعض ورثاء کو محروم رکھتا ہو۔ مثلاً پنجاب کا قانون لڑکیوں کو محروم رکھتا ہے۔ مگر دہلی میں لڑکیوں کو جائیداد کا حصہ ملتا ہے۔ تو اس صورت میں لڑکیوں کو دہلی والی جائیداد میں پورا حصہ دیا جائیگا۔ اس کے متعلق اصول یہ امر مدنظر رکھنا چاہیئے۔ کہ اگر شریعت کے حکم کی تعمیل سے کوئی قانون روک ہو۔ تو کسی دوسرے ذریعہ سے اس کمی کو پورا کرنا چاہیئے۔ اور کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ شریعت نے ورثاء کے جو حقوق مقرر کئے ہیں۔ حتی الامکان ان کو ورثاء میں تقسیم کیا جائے۔ یہ حقیقت ہے کہ اگر انسان حقوق دینا چاہے۔ تو بآسانی دے سکتا ہے۔

کیا آپ نے غلہ فنڈ کی فہرست مرکز میں ارسال کر دی ہے

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ ہر سال ان غرباء۔ مساکین۔ یتامیٰ۔ بیوگان کو غلہ کی امداد فرماتے ہیں۔ اور ان احباب کو بھی یہ امداد حضور فرماتے ہیں۔ جو کسی نہ کسی وجہ سے معذور ہو گئے ہیں۔ اور اپنے لئے کوئی آمد نہیں کر سکتے۔ اس سال کے لئے بھی حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی ہدایت کے ماتحت تحریک ارسال کی گئی ہے۔ جماعتوں اور افراد کو چاہیئے۔ کہ اس پر فوری توجہ فرما کر فہرستیں اور روپیہ ارسال فرماویں۔ کیونکہ غلہ خریدنے کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ ہر گھر کو جو اپنے لئے غلہ خرید کر کھاتا ہے۔ یا ہر وہ زمیندار جس کی پیداوار غلہ گندم سال تمام کے اخراجات کے برابر ہے۔ یا خدانخواستہ اس میں بھی کچھ کمی ہو جاتی ہے۔ اور وہ خرید کر کھاتا ہے۔ اسے اپنے گھر کے سالانہ خرچ پر چالیسواں حصہ دینا ہے۔ اور وہ جو نہری علاقہ کے زمیندار ہیں۔ ان کو اپنی پیداوار گندم کا ۱/۲۰ حصہ دینا چاہیئے۔ اور وہ جو زیادہ وسعت رکھتے ہیں۔ وہ اپنی توفیق کے مطابق زیادہ حصہ لیں۔ مگر ضرورت ہے کہ احباب فوری توجہ فرما کر روپیہ اور فہرست براہِ راست حضور کے پیش فرماویں۔ اسی طرح تحریک جدید کے تیرھویں سال اور دفتر دوم کے سال سوم کے متعلق یاد رہے کہ ہر وعدہ کرنے والے کا وعدہ ۳۰ جون تک اس لئے پورا ہونا چاہیئے۔ کہ یہ سالِ رواں کا ساتواں مہینہ جا رہا ہے۔ نصف سے زیادہ وقت گذر گیا۔

(وکیل المال تحریک جدید)

رحمتوں کی گھٹا

آؤ سب آؤ قادیان کی طرف | مہدیٔ آخر الزماں کی طرف
قادیان سے نکلتی ہے وہ راہ | سیدھی جاتی ہے جو جناں کی طرف

وہ اٹھی اسکی رحمتوں کی گھٹا
دیکھ تنویرؔ آسماں کی طرف

یہی ہے صاحب ایماں کی شادی

مسیحائے زماں نے جب صدا دی | تو گونج اٹھے بیاباں۔ کوہ۔ وادی
وہ کیا تاثیر تھی یا رب نفس میں | کہ جس نے نبضِ مردوں کی چلا دی
نہیں ہوتی کبھی ضائع ہوا میں | منادِ آسمانی کی منادی

ہو پُر تسبیحِ حق سے قلب تنویرؔ
یہی ہے صاحب ایماں کی شادی

لنگڑا پاکستان

لارڈ ماؤنٹ بیٹن کے اعلان کے مطابق مسلمانوں کو پاکستان مل گیا ہے بیشک یہ ایک لنگڑا پاکستان ہے لیکن مسلمان اگر مسلمان بن جائیں تو یہ بھی بہت ہے۔

جب سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جب اللہ تعالیٰ کا پیغام پہلے پہل قریش کو سنایا تھا۔ تو اسوقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس ایک چپہ بھی زمین کا نہ تھا آپ بچپن میں ہی یتیم ہو گئے تھے ماں اور باپ دونو کا سایہ آپؐ کے سر سے ہٹ گیا تھا پہلے تو آپ اپنے دادا اور بعد میں اپنے چچا کی شفقت پر آپڑے تھے۔ آپؐ کا نہ کوئی بھائی تھا اور نہ بہن نہ کوئی جائداد ہی تھی کہ جس کی آمدنی پر گذر ہوتی۔ آپؐ نے نہایت قلیل معاوضہ کے عوض قریش کی بکریاں چرائیں۔ جب آپؐ ذرا سیانے ہوئے تو آپ کے پاس اتنا بھی اندوختہ نہ تھا کہ اپنے طور پر تجارت ہی کر سکتے۔ الغرض جوانی کے کمال تک آپ بالکل صفر الیدین تھے۔ اسوقت آپؐ کو دیکھ کر کون کہہ سکتا تھا کہ آپ دونوں جہان کے بادشاہ ہونگے اور قیصر و کسریٰ کے خزانے آپؐ کے قدموں پر نہیں بلکہ آپؐ کے غلاموں کے غلاموں کے قدموں پر نثار کئے جائینگے۔ اسوقت کون کہہ سکتا تھا کہ مسیلمہ کذّاب آپؐ سے درخواست کریگا کہ نصف عرب مجھے بانٹ دیجئے اور آپ اس کا جواب دینگے کہ زمین خدا کی ہے ایک انچ بھی تجھ کو نہیں دی جائے گی

ذرا غور تو فرمائیے کہ یہ یتیم بے دست و پا انسان کسطرح اپنے عزیز وطن سے نکلا کہ آپؐ کے پاس اتنے دور دراز سفر کے لئے زاد راہ بھی کافی نہ تھا اور دشمن آپ کے پیچھے اس طرح لگا تھا کہ اگر خدا آپؐ کے ساتھ نہ ہوتا تو دنیا شاید ہمیشہ کے لئے اس نور سے محروم رہ جاتی۔ جس کا نام اسلام ہے

پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھیوں کو دیکھئے کس طرح وہ اپنے گھربار چھوڑ چھاڑ کر بھاگے۔ کہ جب مدینہ میں پہنچے تو بالکل خالی ہاتھ تھے اور اگر انصار ان کی اعانت کے لئے دست تعاون نہ بڑھاتے۔ تو شاید ان میں سے کئی ایک بھوک ہی سے ہلاک ہو جاتے۔

یہ تھی ان لوگوں کی ابتداء۔ جن کی انتہا تھوڑے ہی عرصہ میں آخر یہ ہوئی کہ مشرق سے لیکر مغرب تک اور شمال سے لیکر جنوب تک اس وقت کی معلومہ دنیا کا کوئی گوشہ نہ تھا جہاں انکا نعرہ تکبیر نہ گونجا ہو۔ ان مسلمانوں کی اس ابتداء کے ساتھ ذرا موجودہ پاکستان کی وسعت کا مقابلہ کیجئے اور پھر سوچئے کہ وہ کیا بات تھی جو ان صحرانشینوں کو دنیا کے باجبروت شہنشاہوں کا جانشین بنا گئی

ایک کوتہ نظر جب اسلام کی ابتدائی تاریخ کا مطالعہ کرتا ہے تو اس کو خون کی ندیوں میں چمکتی ہوئی تلواروں کے سوا کچھ نظر نہیں آتا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ سراسر انکا اندھاپن ہے۔ قیصر و کسریٰ کے پاس جو سامان جنگ اور تربیت یافتہ لشکر تھے۔ مسلمانوں کو کبھی خواب میں بھی نصیب نہ ہوئے تھے وہ صرف چند نفوس تھے اور ان کے پاس لوہے کی تلواریں تو کہیں اپنی تعداد سے بھی کم تھیں۔

پھر وہ کیا بات تھی۔ بات تو بالکل سادہ ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ مسلمان بن گئے تھے۔ وہ رحم اور کرم نیکی اور پاکیزگی۔ بردباری اور رواداری۔ شفقت اور محبت عدل اور انصاف حسن اور احسان الغرض تمام اخلاق فاضلہ کے متحرک پیکر بن گئے تھے۔ وہ سچ مچ رحمت کے فرشتے بن گئے تھے۔ وہ جس طرف رخ کرتے تھے ان کے پہنچنے کے سامنے پہلے ہی وہاں پہنچ جاتے تھے اور غیر اقوام کے جسموں سے پہلے ان کے دل تسخیر ہو کر رہ جاتے تھے ورنہ آپ خود غور تو فرمائیے قیصر و کسریٰ کی قواعد داں فوجوں کے سامنے ان چند بے سروسامان پریشان حال نفوس کی ہستی ہی کیا تھی۔

ان کا قانون جنگ ہی دنیا سے نرالا تھا۔ بچے۔ بوڑھے۔ بیمار۔ اپاہج شہری رعایا الغرض سوا میدان جنگ میں لڑنے والے جارح دشمن کے اور وہ بھی لڑائی میں تمام کے تمام انسان مامون و محفوظ ہو گئے تھے۔ ان کی فتحیں مفتوحین کے لئے پیغام امن و امان ہوتی تھیں اور قوموں کی قومیں ان کے اخلاق حسنہ کی تلوار سے خود بخود مفتوح ہوتی جاتی تھیں۔

ان کے ہاتھ میں ایک ہی کاری تلوار جو تھی وہ "لا اکراہ فی الدین" کی تلوار تھی۔ مفتوحین کے مال و دولت۔ دین و ایمان۔ عزت و ناموس الغرض ہر وہ چیز جس کو کوئی انسان عزیز سمجھ سکتا ہے۔ سب کچھ پہلے کی طرح ان کے پاس صرف رہتا ہی نہیں تھا۔ بلکہ فاتحین خود ہی ان کے محافظ و ضامن بھی بن جاتے تھے اور مفتوحہ ملک ایک ایسی بہشت بنجاتا تھا۔ کہ اس کے ساکنین کو پہلے کبھی خواب میں دیکھنا نصیب نہیں ہوئی تھی یہ تھے مسلمان اور یہ تھی ان کی فتحیں۔ وہ انسان ہی تھے اور انسانوں ہی سے ان کو واسطہ پڑا تھا۔ پاکستان میں بھی انسان ہی ہونگے اور انسانوں ہی سے ان کو بھی واسطہ پڑنا ہے لیکن سوال تو یہ ہے کہ پاکستان کے انسان مسلمان بھی ہوں گے یا نہیں مسلمانوں نے پاکستان اسلام کے نام پر لیا ہے۔ مسلمانوں کیلئے تاکہ وہ اپنی تہذیب اپنے تمدن میں دوسروں سے الگ رہ کر ترقی کر سکیں بلکہ یوں کہیئے کہ "اسلام کا نام بلند کرنے کے لئے"

لیکن یاد رکھئے اگر اسلام کے نام پر اسلامی تہذیب و تمدن کے نام پر بے گناہ خون کا ایک قطرہ بھی پاکستان کی زمین پر گرا تو یہ پاکستان نہیں رہے گا۔ بلکہ پلیدستان بن جائے گا۔ اس کے برخلاف اگر آپ کے ہاتھوں سے اپنوں سے بڑھ کر غیروں کے انفاس و اموال مامون و محفوظ ہو گئے اور آپ پکے مسلمان بن گئے۔ تو یہی نہیں بلکہ ہندوستان ہندوستان ہی نہیں بلکہ تمام انسانستان آپ کے دیکھتے ہی دیکھتے ایک عظیم الشان پاکستان بن جائے گا۔ اس کے لئے آپ کو بڑے بڑے سامانوں کی یا بڑے بڑے لشکروں کی ضرورت نہیں اور نہ ایٹم بموں کی کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تسخیر عالم کا جو طریقہ مسلمانوں کو بتایا ہے اس میں کم از کم آج تو قطعاً ان چیزوں کی ضرورت نہیں صرف ایک عزم ایک ارادے کی ضرورت ہے اور وہ یہ ہے کہ ہم اس ظلمت کدے کے گوشے گوشے کو نور اسلام سے منور کر کے چھوڑینگے۔ آج دنیا جس آب حیات کو ترس رہی ہے وہ صرف قرآن کریم کے چشمہ میں موجود ہے آؤ ہم اس چشمہ کی نہریں دنیا کے کناروں تک بہا دیں۔ آؤ اسی لنگڑے پاکستان میں اس عظیم الشان پاکستان کی بنیاد آج ہی رکھدیں جس کا وعدہ ازل سے مسلمانوں کو دیا گیا ہے۔ اور جو قرآن کریم کے حرف حرف میں درخشاں ہے۔

اضلاع جہلم کیمل پور۔ راولپنڈی و علاقہ سرحد کی جماعتیں مطلع رہیں

نظارت بیت المال کی طرف سے وقف جائداد و وقف آمد کے سلسلہ میں مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی کو اضلاع جہلم۔ کیمل پور۔ راولپنڈی و علاقہ سرحد میں دورہ کے لئے بھیجا جا رہا ہے۔ متعلقہ جماعتیں ان سے پورے طور پر تعاون کریں ناظر بیت المال

شکریہ احباب

خدا کے فضل سے میری لڑکی عزیزہ زینب بیگم صاحبہ کے ہاں لڑکا تولد ہوا تھا۔ جس کی خبر الفضل میں شائع ہوئی تھی۔ بہت سے احباب نے خاکسار کو اور خاکسار کے داماد محمود الحسن صاحب کو اور لڑکی زینب بیگم کو بذریعہ تار و خطوط مبارکباد دی جس کا بہت بہت شکریہ۔ لیکن افسوس ہے اسکے دو دن بعد ہی بچے کا انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

سیٹھ عبداللہ الہ دین سکندرآباد

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب رضی اللہ عنہ

از مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے

(۲)

آپ کے والد صاحب حضرت مولوی نورالدین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے شاگرد اور عاشق تھے۔ اور انہوں نے تاکید کی تھی کہ حضرت مولوی صاحب سے ملتے رہا کریں۔ چنانچہ حضرت مولوی صاحب جب حضرت احمد علیہ السلام کو ملنے کے لئے آئے۔ وہ راستہ میں لاہور ٹھہرے تو مولوی سرور شاہ صاحب ان کے درس میں شامل ہوئے۔ ان ایام میں احمدیت کے متعلق آپ [illegible] میں جستجو تھی۔ اور آپ احمدیوں [illegible] احمدیوں سے اس بارہ میں دریافت کرتے اور دعا اور استخارہ بھی کرتے تھے۔ حضرتؑ کی صداقت کے متعلق آپ کو خواب بھی آیا۔ لیکن آپ کے استاد نے جو تعبیر بیان کی۔ اس کی وجہ سے آپ کی توجہ اس طرف سے ہٹ گئی۔ اور دعا اور استخارہ بھی چھوٹ گیا۔

لاہور میں حضرت مولوی نورالدین رضؓ اور مولوی محمد حسین بٹالوی کے مابین ایک مباحثہ ہوا تھا۔ وہ آپ نے بھی سنا تھا۔ دیو بند جاتے ہوئے آپ راستہ میں لدھیانہ اترے تو معلوم ہوا کہ حضرت احمد علیہ السلام وہاں آئے ہوئے ہیں۔ چنانچہ وہاں آپ پہلی بار حضرتؑ سے ملے۔ اور کوئی تین گھنٹہ تک پاس بیٹھے رہے۔ لیکن حضورؑ سے کوئی گفتگو نہیں ہوئی۔ سہارنپور کے ایام ملازمت میں آپ نے خواب میں ایک بزرگ کے ہمراہ ایک چشمہ سے وضو کیا۔ اور ان کی اقتدا میں نفل پڑھے۔ آپ نے اس بزرگ کے ساتھیوں سے ان کا نام پوچھا تو انہوں نے کہا کہ ہم تو عزت کی وجہ سے ان کو حضرت صاحب کہتے ہیں۔ آپ نے نام پوچھنا ہو تو ان سے پوچھیں۔ آپ کے دریافت کرنے پر اس بزرگ نے کہا کہ آپ کاغذ پر جتنی لکیریں چاہیں ڈالیں اور پھر پڑھیں۔ وہی میرا نام ہوگا۔ آپ نے اس پر بے تحاشہ لکیریں ڈالیں اور دیکھا تو دو انگلی موٹی قلم کے ساتھ سنہری سیاہی سے فارسی خط میں غلام احمدؐ لکھا ہوا تھا۔ لیکن بیداری کے بعد شک پیدا ہوا کہ یہ نام غلام احمد تھا یا غلام محمدؐ اور آپ نے ہندوستان کے متعلق حاجیوں کے ذریعہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے متعلق تحقیقات کی۔ لیکن غلام محمدؐ نام کسی بزرگ کا پتہ نہ لگا۔ چند ماہ بعد کسی نے خواب میں کہا کہ آپ کو غلام احمدؐ نام بتایا گیا تھا۔ پھر ایک خواب میں بتایا گیا کہ آپ کو امام صاحب نے بلایا ہے۔ لیکن لاہور والی خواب کے اثر کی وجہ سے باوجود ان تمام خوابوں کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف آپ کا ذہن منتقل نہ ہوا۔

سہارنپور سے واپس آکر آپ ایبٹ آباد میں ملازم ہو گئے۔ ان دنوں دو بھائیوں نے پڑھائی ختم کر لی۔ تو انہوں نے کہا کہ قرآن مجید پڑھے بغیر ہم وطن جا رہے ہیں۔ آپ ہمیں پڑھائیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں بہت وقت دوں گا اور تحقیق سے پڑھاؤں گا۔ اور ممکن ہے کہ اس تحقیق کی وجہ سے ایک آیت پر ایک ہفتہ یا ہفتے لگ جائیں۔ انہوں نے منظور کیا۔ اس دوران میں آپ نے خواب دیکھا کہ آپ قرآن مجید پڑھا رہے ہیں۔ ادھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا کہ اب تو وقت نزدیک آگیا ہے اب تو تم میری مخالفت چھوڑ دو۔ آپ نے کہا کہ آئندہ میں مخالفت نہیں کروں گا۔ اس خواب کے بعد ایسا معلوم ہوا گویا کہ کوئی پکڑ کر آپ کو حضرت احمد علیہ السلام کی باتوں کی طرف لے جاتا ہے۔ اور باتیں خود ہی صاف ہوتی جاتی ہیں۔ آپ نے شاگردوں سے کہا کہ ان دنوں وفات و حیات مسیح علیہ السلام اور مردوں کے دوبارہ زندہ ہو کر اس جہاں میں واپس آنے کے متعلق بحثیں ہوتی ہیں۔ ان کے متعلق ہمیں پورے طور پر تحقیقات کرنی چاہیے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے چند دنوں میں ہی استاد اور شاگرد اس امر پر متفق ہو گئے۔ کہ حضورؑ جو کچھ بیان فرماتے ہیں درست ہے۔ آپ کے ایک شاگرد نے آپ سے چند روز پہلے بیعت کا خط لکھ دیا۔ لیکن آپ کو اس کے احمدی دوست نے کہا۔ کہ اس علاقہ کے لوگ احمدیت سے نا آشنا ہیں آپ نے فوراً بیعت کر لی۔ تو یہ لوگ مخالفت پر آمادہ ہو جائیں گے۔ لیکن اگر بیعت کئے بغیر انہیں سمجھاتے رہیں گے۔ پھر جب آپ بیعت کریں گے۔ تو سب نہیں تو اکثر ساتھ شامل ہو جائیں گے۔ لیکن آپ تاخیر کو لیند نہ کرتے تھے۔ آپ نے حضرتؑ کی خدمت میں لکھا کہ بیعت کرنے سے طاعت سے برطرفی یقینی ہے اور چونکہ حق مجھ پر کھل گیا ہے۔ اس لئے چاہتا ہوں کہ بیعت کر لوں لیکن بعض کا یہ مشورہ ہے۔ کہ ابھی توقف کروں۔ حضورؑ کی طرف سے جواب آیا۔ کہ اپنے نفس کا حق اپنے اوپر دوسروں سے زیادہ ہوتا ہے۔ اس لئے اپنی اصلاح دوسروں کی اصلاح سے مقدم ہوتی ہے۔ پس آپ فوراً بیعت کا اعلان کر دیں۔ چنانچہ آپ نماز پڑھا کر حنفی طریق پر دعا کرا رہے تھے۔ کہ خط ملا۔ اور آپ نے اس وقت اعلان بیعت کر دیا۔ آپ کی بیعت قتل لیکھرام کے بعد ایک ماہ کے اندر کی ہے۔

(باقی)

صحت کی ترقی قوم کی تعمیر ہے

کم خرچ بالانشین

تین پیسے میں ۲ دو خوراکیں

سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ "حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ برائے افادہ عام نہائت کم قیمت اور سہل الحصول ادویہ استعمال فرماتے تھے۔" چنانچہ دواخانہ نورالدین رضؓ قادیان کی ساختہ دوا

صندلین

جو حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ ساری عمر اپنے مطب میں استعمال کرتے تھے (جو خون پیدا کرنے اور خون صاف کرنے میں مفید ہے) بھی نہائت کم خرچ اور بالانشین کی مصداق ہے یعنی ڈیڑھ ماہ کا خرچ صرف دو روپے۔ صندلین انیمیا یا کمئی خون کا بہترین علاج ہے۔ کمئی خون خواہ کثرت حیض ہو اسیر یا عرصہ تک کی بیماری مثلاً ملیریا وغیرہ میں مبتلا رہنے سے ہو۔ ان تمام حالات میں صندلین کا استعمال نہائت مفید ہے۔

حکیم سید پیر احمد صاحب ہوشیارپوری صندلین کے متعلق تحریر فرماتے ہیں۔

صندلین کمئی خون اور اصلاح جگر میں سو فیصدی مفید پائی ہے

صندلین میں نے اپنے مریضوں پر استعمال کی ہے۔ صندلین کمئی خون اور اصلاحِ جگر میں بے حد مفید بلکہ سو فیصدی مفید پائی ہے۔ ایک لڑکے کے چہرہ کا رنگ کئی سال سے سردیوں میں سیاہ ہو جاتا تھا۔ دو ہفتہ میں اس کو فائدہ ہو گیا۔ اس مرکب کو میں نے ڈاکٹری یونانی کے فولاد کے تمام مرکبات سے زیادہ مفید پایا ہے۔

قیمت ... اٹکیہ دو روپے۔

اپنی جملہ طبی ضروریات کیلئے دواخانہ نورالدین رضؓ قادیان کو لکھیں

ضروری خبریں

پاکستان میں اقلیتوں سے منصفانہ برتاؤ ہوگا

لاہور ۱۴ ر جون:۔ دیوان بہادر ایس۔ پی سنگھا سپیکر پنجاب اسمبلی اور اینگلو انڈین لیڈر مسٹر گبن نے حال ہی میں مسٹر محمد علی جناح سے ملاقات کی تھی۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر جناح نے انہیں یقین دلایا ہے کہ پاکستان میں اقلیتوں کے ساتھ نہ صرف منصفانہ بلکہ فیاضانہ سلوک کیا جائیگا۔ اور نظام حکومت میں تمام شہریوں کو ان کی قابلیت کے مطابق حصہ لینے کا موقع دیا جائے گا۔ اس سلسلے میں مسٹر گبن نے ایک بیان میں کہا۔ مسٹر جناح سے ملاقات کے بعد مجھے اطمینان ہو گیا ہے۔ کہ پاکستان میں اینگلو انڈین اور دوسری اقلیتوں کے سیاسی اور تمدنی حقوق محفوظ ہوں گے۔

آل انڈیا کانگرس کمیٹی کا اجلاس

نئی دہلی ۱۴ ر جون:۔ آج آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے اجلاس میں قریباً سات گھنٹے تک ورکنگ کمیٹی کی اس قرارداد پر بحث جاری رہی۔ جس میں نئی برطانوی سکیم کو قبول کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔ قریباً اٹھارہ مقررین نے بحث میں حصہ لیا۔ مسٹر گاندھی نے تقریر کرتے ہوئے مشورہ دیا کہ برطانوی سکیم کو قبول کر لیا جائے۔ آپ نے کہا۔ اگر اس مرحلہ پر یہ سکیم مسترد کی گئی۔ تو یہ کانگرس ورکنگ کمیٹی پر عدم اعتماد کا اعلان ہوگا۔ اس صورت میں ورکنگ کمیٹی کی ازسرنو تشکیل کے علاوہ حکومت کا انتظام بھی نئے لوگوں کو سونپنا پڑے گا۔ آپ نے کہا۔ کہ کانگرس ورکنگ کمیٹی کے تختہ کار لیڈروں کو برطرف کرنا دانشمندی کا اقدام ہوگا۔

مولوی ابوالکلام آزاد نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ جو صوبے اس وقت ہندوستان کی یونین سے علیحدہ ہو رہے ہیں۔ جلد ہی انہیں اپنی غلطی کا احساس ہوگا۔ اور وہ دوبارہ ہندوستان سے آملیں گے۔ بابو پرشوتم داس ٹنڈن نے قرارداد کی پرزور مخالفت کی اور کہا۔ اگر اسے منظور کر لیا گیا۔ تو اس کا یہ مطلب ہوگا۔ کہ کانگرس نے برطانیہ اور مسلم لیگ کے

سامنے ہتھیار ڈال دیئے ہیں

تقسیم پنجاب کے سلسلہ میں کمیٹیوں کی ہیئت ترکیبی کے خلاف احتجاج

لاہور ۱۴ ر جون:۔ افتخار حسین خان آف ممدوٹ صدر پنجاب مسلم لیگ نے وائسرائے ہند لارڈ ماؤنٹ بیٹن کے ساتھ اپنی ملاقات کے دوران میں تقسیم پنجاب کے سلسلے میں گورنر پنجاب کی طرف سے مقرر کردہ تقسیم کمیٹیوں کی ہیئت ترکیبی کے خلاف سخت احتجاج کیا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس سلسلے میں وائسرائے کے مشیر اعلیٰ لارڈ اسمے گورنر پنجاب سے تبادلہ خیالات کرنے کے لئے عنقریب لاہور آئیں گے۔

سرحد کے لیگ لیڈر کا بیان!

پشاور ۱۴ ر جون:۔ کل پشاور میں تقریر کرتے ہوئے سرحد لیگ اسمبلی پارٹی کے لیڈر خان عبد القیوم خان نے اعلان کیا۔ کہ صوبائی کانگرس سے صرف اسی اساس پر مفاہمت ہو سکتی ہے۔ کہ وہ پاکستان کو تسلیم کرے۔ آپ نے خان عبد الغفار خان کے اس بیان کی پرزور تردید کی۔ کہ سرحد کے مسلم لیگی زعماء صوبہ میں پٹھانستان قائم کرنے کے حامی ہو گئے تھے۔

فرقہ وارانہ فسادات

لاہور ۱۴ ر جون:۔ آج صبح موچی گیٹ میں ساڑھے گھنٹے کا کرفیو ختم ہوتے ہی کوچہ پوربیاں میں دو مکانات پھر نذر آتش کر دیئے گئے۔ باغبانپورہ میں ایک شخص کو چھرا مار کر ہلاک کر دیا گیا۔ شہید گنج۔ گلی گجراں مزنگ۔ پرانی کوتوالی۔ راج گڑھ اور گمٹی بازار میں بھی آتشزدگی کی وارداتیں ہوئیں۔ مزنگ میں پولیس کو گولی بھی چلانا پڑی

امرتسر ۱۴ ر جون:۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں امرتسر میں دو اشخاص ہلاک ہوئے اور آتشزدگی کی چھ وارداتیں ہوئیں۔ لوہاری گیٹ میں ایک نوجوان نے ایک پولیس کانسٹیبل کو گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ ڈپٹی کمشنر نے بتایا۔ کہ کپڑے کی مارکیٹ کی حفاظت کے لئے مناسب انتظامات کر دیئے گئے ہیں۔

امام صاحب مسجد احمدیہ لنڈن کی طرف سے عیسائی پادریوں کو دعوت مناظرہ

لنڈن ۱۴ ر جون:۔ رائٹر نے اطلاع دی ہے۔ لنڈن کی احمدیہ مسجد کے امام مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ بی۔ اے ایل۔ ایل بی نے برطانیہ عظمےٰ کے عیسائی پادریوں کو چیلنج دیا ہے۔ کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات۔ الوہیت اور کفارہ کے مضامین پر ان سے مناظرہ کر لیں۔ ایک مشہور پادری ریورنڈ ٹولن نے اپنے ایک دوست کی معرفت مندرجہ بالا موضوعات پر امام صاحب کو برمنگھم میں مناظرہ کرنے کی دعوت دی تھی۔ لیکن آپ نے اس دعوت کو اس بنا پر نامنظور کر دیا ہے۔ برمنگھم ایسی دور افتادہ جگہ میں عیسائی حاضرین کی تعداد زیادہ نہ ہو سکے گی۔ اور اس طرح مناظرہ کا مقصد پورا نہ ہوگا

تحصیل فیروزپور کے اچھوت پاکستان میں رہنا چاہتے ہیں

فیروزپور ۱۴ ر جون:۔ تحصیل فیروزپور کی اچھوت فیڈریشن نے ایک قرارداد کے ذریعے مطالبہ کیا ہے۔ کہ پنجاب کی تقسیم سے قبل اچھوتوں کی بھی رائے معلوم کی جائے۔ قرارداد میں کہا گیا ہے۔ کہ تحصیل فیروزپور کے اچھوت پاکستان میں رہنا چاہتے ہیں۔ اور وہ کسی صورت میں ہندو اکثریت کے علاقوں کے ماتحت رہنا پسند نہیں کرتے

ریاستوں کا مستقبل اور برطانیہ

لنڈن ۱۴ ر جون:۔ رائٹر کے نامہ نگار کا خیال ہے۔ کہ حیدرآباد اور ٹراونکور کی ریاستوں کی طرف سے نئے ہندوستان میں آزاد اور خود مختار رہنے کا جو اعلان کیا گیا ہے اس سے برطانوی اثر و رسوخ پھر ریاستوں میں قائم ہو جانے کا احتمال پیدا ہو گیا ہے اس وقت تک ہندوستان کے نئے آئین کی ترتیب میں برطانوی پالیسی کے کسی اثر کا ثبوت نہیں ملتا۔ کیونکہ اس کی طرف سے واضح کیا جا چکا ہے کہ (۱) انتقال اقتدار کے ساتھ ہی برطانوی قوت کی سرداری ختم ہو جائے گی۔ (۲) برطانیہ کی خواہش ہے۔ کہ ریاستیں موجودہ آئین ساز اسمبلی یا پاکستان اسمبلی میں شامل ہو جائیں (۳) برطانوی حکومت پاکستان اور ہندوستان کو جلد از جلد اختیارات سونپنا چاہتی ہے

چھتریوں کی راشن بندی!

پونا ۱۴ ر جون:۔ مون سون کی آمد کی وجہ سے ضلع مجسٹریٹ نے چھتریوں کی مساویانہ تقسیم کی خاطر ان کی راشن بندی کر دی ہے۔ شہری حلقوں میں ایک راشن کارڈ پر دو چھتریاں ملا کریں گی۔ اور دیہاتی حلقہ میں ایک کارڈ پر ایک چھتری ملے گی

حج پر جانے والوں کو اطلاع

بمبئی ۱۴ ر جون:۔ ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ حج کے سلسلے میں جو جہاز ہندوستان سے جدہ جائیں گے ان کا پروگرام یہ ہوگا۔ رضوانی جہاز ۳۰ ر جون کو بمبئی سے روانہ ہوگا۔

(۲) علوی جہاز یکم جولائی کو بمبئی سے روانہ ہوگا۔ اس کے بعد پانچ اور جہاز چلائے جائیں گے۔ لیکن ان کی روانگی کی تاریخوں کا ابھی اعلان نہیں کیا گیا۔

مصیبت زدگان امرتسر کے لئے راشن حاصل کرنے کی ممانعت

امرتسر ۱۴ ر جون:۔ امرتسر سٹی مسلم لیگ سنٹرل ریلیف کمیٹی کی نگرانی میں اس وقت ایک ہزار پناہ گزین ہیں۔ ان کے لئے اجناس خوردنی مہیا کرنے کے لئے پرمٹ حاصل کرنے کی درخواست دی گئی تھی۔ حکومت پنجاب نے یہ درخواست مسترد کر دی ہے۔

اچھوتوں کی طرف سے تقسیم پنجاب کے خلاف احتجاج

لاہور ۱۴ ر جون۔ چوہدری سکھ لال ڈپٹی میئر لاہور کارپوریشن صدر پنجاب اچھوت فیڈریشن نے اعلان کیا ہے۔ کہ پنجاب کی تقسیم کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے ۱۸ جون کو جالندھر میں اچھوت فیڈریشن کا خاص اجلاس ہوگا۔ آپ نے اچھوتوں سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس اجلاس میں شرکت کریں۔